إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ

ایک دین

اور

چار مذہب

رسالہ

تحریری گفتگو مابین

مولانا قاضی حمید اللہ صاحب دیوبندی خطیب مدینہ مسجد حدیث کالونی و مہتمم مدرسہ انوار العلوم شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ
مولانا حافظ عبدالسلام صاحب بھٹوی خطیب مسجد طیبہ حدیث کالونی و مدرس جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ

www.ircpk.com

جمعیت شبان اہلحدیث راولپنڈی
AA/206 جامع مسجد روڈ راولپنڈی

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

فہرست مضامین

۱- پیش لفظ ۵
۲- قاضی حمید اللہ صاحب کی تحریر نمبر۱ ۷
۳- اختلاف کی اقسام ۸
۴- اصولِ دین میں اختلاف //
۵- فروعِ دین میں اختلاف //
۶- دنیاوی امور میں اختلاف ۹
۷- رفع یدین چھوڑنے کی روایات //
۸- آمین بالجہر- قرأت فاتحہ خلف الامام //
۹- سجدہ میں جاتے وقت پہلے ہاتھ زمین پر نہ لگائیں //
۱۰- عبدالسلام کی تحریر نمبر۱ ۱۳
۱۱- قاضی صاحب کی اصولِ دین اور فروعِ دین کی خود ساختہ تقسیم ۱۴
۱۲- قاضی صاحب فروع قرارداده مسائل کا اصول قرارداده مسائل سے تعلق ۱۶
۱۳- کیا متواترہ سنت سے انکار فروعی مسئلہ ہے؟ //
۱۴- قرأتِ فاتحہ ۱۷
۱۵- کیا صحابہ میں مُردوں کے سننے پر اختلاف تھا؟ //
۱۶- معراج میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنے پر اختلاف ۱۸
۱۷- قاضی صاحب کے کفر و شرک قرارداده مسائل کا اکابرِ دیوبند میں وجود //
۱۸- پہلی حکایت //
۱۹- دوسری حکایت ۲۰
۲۰- تیسری حکایت //
۲۱- چوتھی حکایت ۲۲
۲۲- پانچویں حکایت ۲۳
۲۳- تبلیغی جماعت کا عقیدہ ۲۵

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

۲۴- بھوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض اور آپ کا روٹی عطا فرمانا ۲۶
۲۵- آپ کا ایک بھوکے کو درہم عطا فرمانا ۲۷
۲۶- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک قبر سے باہر نکالنا ۲۸
۲۷- ایک عورت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد اور اسے ستانے والوں کی موت ۲۹
۲۸- ایک موذن کی آپ سے شکایت اور اسے مارنے والے پر فالج گرنا اور موت ۳۰
۲۹- مدینہ سے دور رہنے والوں کا مدینہ کی طرف درخواست لکھ کر بھیجنا //
۳۰- ائمہ کا اختلاف اور فرقہ سازی ۳۲
۳۱- شیخ الہند کا حق کو تسلیم کرنے کے بعد انکار ۳۳
۳۲- کیا صرف سند یافتہ عالم ہی کسی کو قرآنی آیات کا مطلب سمجھا سکتا ہے؟ ۳۴
۳۳- قاضی صاحب کا دوسروں کے لیے انداز تحقیر ۳۵
۳۴- ترک رفع یدین کی روایات ۳۶
۳۵- قاضی صاحب کا ذہنی مفروضوں کو حدیث کا مطلب قرار دینا ۳۷
۳۶- ترک رفع کی روایت کا ثابت نہ ہونا ۳۸
۳۷- کیا صحابہ کے افعال شرعی حجت ہیں؟ ۴۱
۳۸- نسائی میں سجدوں میں رفع یدین کا حکم دینے کی حدیث نہیں ہے ۴۲
۳۹- آمین بالجہر ۴۳
۴۰- کیا مقتدی الحمد نہ پڑھے؟ ۴۴
۴۱- داخفی بہا موقعہ ۴۵
۴۲- کیا ابن قیم نے بلند آواز سے آمین کو تعلیم کے لیے قرار دیا ہے؟ ۴۶
۴۳- سجدہ میں جاتے وقت پہلے ہاتھ رکھے جائیں یا گھٹنے؟ ۴۷
۴۴- ۴۵- قاضی صاحب کا ابوزرعہ کے ذمہ بات لگانا ۴۹
۴۶- قاضی صاحب کا میزان کو ابن حجر کی تصنیف قرار دینا۔ //
۴۷- گھٹنے پہلے رکھنے کی حدیث ۵۰
۴۸- قاضی صاحب کا بعض احادیث پر متعارض ہونے کا بہتان //
۴۹- قاضی صاحب کی خدمت میں تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ اک اپنا سوال ۵۱
۵۰- قاضی حمید اللہ صاحب کی تحریر ۲ ۵۳
۵۱- عبدالسلام کی تحریر ۲ ۵۴

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

پیش لفظ

ماہ اگست ۸۴ء کی بات ہے میں نے جناب بشیر احمد مسلم صاحب کی کتاب "الاسلام اور مذہبی فرقے" جامع مسجد مدینہ سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ کے خطیب جناب قاضی حمید اللہ صاحب کو مطالعہ کے لیے دی اور گزارش کی کہ اس کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد اس کتاب میں اٹھائے گئے سوالات کا قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب دیجئے تاکہ افہام و تفہیم سے اختلافی مسائل جو اہل حدیث علماء اور دیوبندی علماء میں پائے جاتے ہیں کا حل تلاش کیا جائے جس کے جواب میں انہوں نے مجھے اوٹ پٹانگ قسم کا تحریری جواب دیا جس کا جواب جامع مسجد طیبہ کے خطیب جناب حافظ عبدالسلام صاحب نے تفصیلی طور پر دیا جو میں نے دستی طور پر قاضی حمید اللہ صاحب کو دینا چاہا جو انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ مجبوراً بذریعہ ڈاک اسے رجسٹری بنام قاضی حمید اللہ صاحب کیا گیا جس کے جواب میں انہوں نے ایک مختصر رقعہ بھیجا۔ اس کا جواب ڈاک کے ذریعے بھیج دیا گیا۔ مگر اس کے بعد قاضی صاحب نے خاموشی اختیار کر لی۔ اب

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

قاضی صاحب کی تحریر اور اس کا جواب اور قاضی صاحب کی دوسری تحریر اور اس کا جواب شائع کیا جا رہا ہے۔ قاضی صاحب اگر جواب دے سکتے ہوں تو بڑے شوق سے اب بھی تحریر کر سکتے ہیں۔

خالد ابراہیم طالب علم ایم اے اسلامیات
وحدت کالونی، گوجرانوالہ

---

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

قاضی حمید اللہ صاحب کی تحریر[1]

اختلاف کے چند قسم ہیں :

۱۔ ایک اختلاف اصولِ دین میں ہے جیسا کہ ایک آدمی قبر کو سجدہ جائز مانتا ہے۔ ان کے نام منت مانتے ہیں، چادر چڑھاتے ہیں۔ بزرگوں کو اور نبیوں کو عالم الغیب مانتے ہیں۔ اپنی حاجتوں میں غیروں کو پکارتے ہیں اور ان سے نفع کی امید رکھتے ہیں اور ان کے ضرر سے ڈرتے ہیں جیسے کہ ہمارے ملک خصوصاً اہلِ پنجاب کا بڑا حصہ ان شرکیہ عقائد میں مبتلا ہے۔ اور ایک شخص ہے کہ وہ ان تمام عقائد کو شرک اور کفر سمجھتے ہیں جیسا کہ اہلِ حق کا یہی مسلک ہے۔ مذکورہ بالا اختلاف اسلام اور کفر کا اختلاف ہے۔ اسی کے بارے میں قرآن کریم کا ارشاد ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا یعنی کچھ مومن اور کچھ کافر نہ بنو بلکہ سب مسلمان بنو۔ اسی طرح یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔ اس کے علاوہ بھی بہت سی آیتیں ہیں ان آیات سے یہ اختلاف یعنی کفر اسلام کا اختلاف مراد ہے۔

دوم اختلاف فروعِ دین میں ہے۔ جیسا کہ رفع الیدین کرو یا نہ کرو آمین زور سے کہو یا نہ کہو، قرأت خلف الامام کرو یا نہ کرو۔ نبی نے معراج

---

[1] مولانا کی تمام عبارت بعینہٖ نقل کی گئی ہے کسی لفظ کو کاتب کی غلطی خیال نہ کیا جائے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سنتے

کی رات خدا پاک کا دیدار کیا ہے یا نہیں کیا ہے، مُردے سنتے ہیں یا نہیں اس قسم کا اختلاف اسلام اور کفر کا اختلاف نہیں، بلکہ دونوں گروہ مسلمان ہیں۔ اس سے آیت ولا تفرقوا کا کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ یہ اختلافات حضرات صحابہ میں بھی موجود تھے۔ جیسا کہ روایات میں آتا ہے کہ عائشہ صدیقہؓ کہا کرتی تھیں کہ آپؐ نے معراج کی رات خدا کو نہیں اور ابن عباس کی رائے ہے کہ آپؐ نے خدا کو دیکھا تھا۔ یا حضرات صحابہ کا ایک گروہ مانتے تھے کہ مُردے سنتے ہیں اور ایک گروہ نہیں مانتا تھا۔ اب ہم یہ جرأت نہیں کر سکتے کہ ان میں ایک گروہ کافر تھا۔ بلکہ ہمارا ایمان ہے کہ صحابہ کا اختلاف خلوص اور تحقیق پر مبنی تھا۔ اسی طرح چاراماموں میں کئی فروعی مسائل میں اختلاف تھا۔ بتائیے آپ کس کو کافر کہیں گے یا یہ فرمائیے کہ آیت ولا تفرقوا اس وقت نہیں تھی۔

تیسری قسم اختلاف دنیاوی امور میں ہے۔ مثلاً حکومت کا نظام کیسے چلایا جائے۔ صدارتی ہو یا پارلیمانی، فوجی ہو سول ہو۔ اس میں بھی لوگوں کے کئی گروہ ہیں۔ مسلم لیگ، جمعیۃ علماء اسلام، جمعیۃ علماء پاکستان، نیشنل، اہلحدیث مولانا عبداللہ گروپ، اہلحدیث فضل حق گروپ، اس سے بھی آیت ولا تفرقوا کا کوئی تعلق نہیں ورنہ یا پھر مولوی عبداللہ یا فضل حق کو کافر کہنا پڑے گا۔ میرے عزیز اخیر میں آپ سے عرض ہے کہ جاہل آدمی کو قطعاً یہ حق نہیں کہ قرآنی آیات کی تفسیر کرتے پھریں

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

یا آیات کا مطلب دوسروں کو سمجھائیں جس کو قرآن کا ترجمہ نہ آتا ہو وہ خاک تفسیر کرے گا۔ آپ اپنے استاد سے کھڑے کھڑے دریافت کریں کہ قرآن میں کبد کا لفظ آیا ہے اس کا معنی کیا ہے وہ کسی ترجمہ کے دیکھے بغیر آپ کو نہیں بتا سکے گا۔

مذکورہ تحریر سے اگر آپ مطمئن نہیں ہوتے تو پھر اپنے محترم استاد کو میرے سامنے بٹھاؤ۔ آپ کے سامنے باتیں ہوں گی۔ آپ کو حق ظاہر ہو گا مجھے یقین ہے آپ حق کے طلبگار ہیں اللہ آپ کو اور مجھے حق پر چلنے اور مرنے کی توفیق دے دیں۔ آمین۔

حمید اللہ عفی عنہ،

رفع یدین چھوڑنے کی بہت سی روایات ہیں۔ ایک عبداللہ ابن مسعود رضؓ کی روایت ہے الا اصلی بکم صلوٰۃ رسول اللہ فصلے فلم یرفع یدیہ الا فی اول مرۃ۔ صححہ ابن حزم و قال الترمذی حدیث ابن مسعود حدیث حسن۔ مطلب یہ ہے کہ ابن مسعود نے صحابہ کی مجمع میں یہ بات کہی کہ آپ سوائے تحریمہ کے اپنے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے اور کسی نے اس کی تردید نہیں کی۔ اس کے نقل کرنے والے ترمذی ہے اور ابن حزم ہے۔ دوسری اسودؒ کی روایت ہے رائیت عمر الی اخرہ مطلب یہ کہ میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ وہ تحریمہ میں ہاتھ اٹھاتے تھے پھر نہیں اٹھاتے تھے۔ نقل کرنے والے ابن ابی شیبہ ہے جوہر النقی نے لکھا ہے۔ اس کی سند صحیح ہے اور ابن حجر نے درایہ میں لکھا رجالہ ثقات

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اور ابن حجر نے میزان میں یہی بات لکھی ہے۔ امام ابوداؤد نے وائل بن حجر کی روایت نقل کی ہے جس میں ہے کہ گھٹنے پہلے لگاؤ۔

آپ سے درخواست ہے کہ ہر روز آدھ گھنٹہ میرے پاس مدرسہ میں بیٹھا کریں میں انشاءاللہ خلوص سے احادیثِ رسول کی روشنی میں سمجھا دوں گا۔ اللہ آپ کو اور مجھ کو حق پہ جینے اور مرنے کی توفیق عطا فرمادیں۔ آمین

حمید اللہ عفی اللہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عبدالسلام کی تحریر ۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم بشیر احمد صاحب مسلم سابق معلم عطا محمد اسلامیہ ہائی سکول گوجرانوالہ نے چند سال پیشتر ایک کتاب ,, الاسلام اور مذہبی فرقے ،، کے نام سے لکھی تھی۔ اس میں کتاب و سنت پر ایک ہو جانے کی دعوت، فرقہ سازی کی مذمت اور صحیح احادیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ذکر کی تھی۔ وحدت کالونی گوجرانوالہ کے بھائی خالد ابراہیم صاحب نے وہ کتاب اپنے محلہ کی مدینہ مسجد کے دیوبندی خطیب مولانا قاضی حمید اللہ صاحب کی خدمت میں پیش کی۔ انہوں نے اس پر تبصرہ لکھا اور خالد ابراہیم صاحب نے ان کے کہنے کے مطابق وہ تبصرہ مجھے لا کر دیا کہ میں اس کی حقیقتِ حال واضح کروں تاکہ دونوں طرف کی گفتگو سے حق آشکار ہو جائے۔

میرے مخاطب آئندہ گفتگو میں مولانا قاضی حمید اللہ صاحب خطیب مدینہ مسجد ہیں کیونکہ تبصرہ انہوں نے لکھ کر جواب مانگا ہے میری نیت اللہ کے فضل سے احقاقِ حق اور ابطالِ باطل ہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللّٰہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

راقم: عبد السلام بھٹوی
خطیب مسجد طیبہ اہلحدیث وحدت کالونی،
و مدرس جامعہ محمدیہ جی، ٹی روڈ گوجرانوالہ
۱۷؍ ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ

آپ فرماتے ہیں

اختلاف کے چند قسم ہیں:

ا۔ ایک اختلاف اصولِ دین میں ہے جیسا کے ایک آدمی قبر کو سجدہ جائز مانتا ہے۔ ان کے نام منت مانتے ہیں چادر چڑھاتے ہیں۔ بزرگوں کو اور نبیوں کو عالم الغیب مانتے ہیں۔ اپنی حاجتوں میں غیروں کو پکارتے ہیں اور ان سے نفع کی اُمید رکھتے ہیں اور ان کے ضرر سے ڈرتے ہیں جیسے کہ ہمارے ملک خصوصاً اہلِ پنجاب کا بڑا حصہ ان شرکیہ عقائد میں مبتلا ہے اور ایک شخص ہے کہ وہ ان تمام عقائد کو شرک اور کفر سمجھتے ہیں جیسا کے اہلِ حق کا یہی

ف مولانا کی عبارت ہر مقام پر بعینہٖ نقل کی گئی ہے کسی لفظ کو کاتب کی غلطی خیال نہ کیا جائے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مسلک ہے۔ مذکورہ بالا اختلاف اسلام اور کفر کا اختلاف ہے الخ

دوم اختلاف فروعِ دین میں ہے جیسا کہ رفع یدین کرو یا نہ کرو۔ آمین زور سے کہو یا نہ کہو، قراءتِ خلف الامام کرو یا نہ کرو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات خدا پاک کا دیدار کیا ہے یا نہیں کیا ہے۔ مُردے سنتے ہیں یا نہیں سنتے۔ اس قسم کا اختلاف اسلام اور کفر کا اختلاف نہیں بلکہ دونوں گروہ مسلمان ہیں۔ اس سے آیت ولا تفرقوا کا کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ یہ اختلاف حضرات صحابہ میں بھی موجود تھے۔

حقیقتِ حال

اس کلام میں چند چیزیں قابلِ توجہ ہیں:

اصولِ دین اور فروعِ دین کی تعریف اور تقسیم

۱۔ آپ نے اصولِ دین اور فروعِ دین کی کوئی جامع مانع تعریف نہیں کی صرف اپنے خیال کے مطابق بعض چیزوں کو اصولِ دین میں داخل کر دیا ہے اور بعض کو فروعِ دین میں، دلیل نہ اصولِ دین ہونے کی دی ہے نہ فروعِ دین ہونے کی۔ بظاہر آپ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ جن چیزوں میں صحابہ کرام میں اختلاف موجود تھا وہ فروعِ دین میں شامل ہیں تو اس کا مطلب تو یہی ہے کہ جن چیزوں میں صحابہ کرام کے درمیان اختلاف نہیں تھا وہ سب اصولِ دین ہیں بہرحال آپ سے گزارش ہے کہ اصولِ دین اور فروعِ دین کی جامع مانع

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

تعریف ضرور بتائیں اور یہ بھی بتائیں کہ آپ نے وہ تعریف کس آیت یا حدیث سے اخذ کی ہے۔

۲- فروعِ دین میں اختلاف کی جو مثالیں آپ نے دی ہیں ان پر بھی توجہ فرمائیں آپ کو ان کے ڈانڈے اصولِ دین سے ملے ہوئے نظر آئیں گے۔

فروع قرار دادہ مسائل کا اصول قرار دادہ مسائل سے تعلق

۱- رفع یدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ متواترہ ہے جیسا کہ مولانا یوسف بنوری معارف السنن ص ۲/۴۵۹ میں فرماتے ہیں:
وقال فی نیل الفرقدین ص: ۲۲، ان الرفع متواتر اسناد او عملا ولا یشک فیہ۔ یعنی مولانا انور شاہ کشمیری نے نیل الفرقدین میں فرمایا ہے کہ یقیناً "رفع یدین اسناد اور عمل کے لحاظ سے متواتر ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کیا جا سکتا۔

کیا متواترہ سنت سے انکار فروعی مسئلہ ہے؟

اب ایک چیز ہے رفع یدین کرنا یا نہ کرنا، اور ایک ہے اس متواترہ سنت کا انکار کر دینا۔ کیا متواترہ سنت کا انکار کر دینا بھی فروعِ دین میں شامل ہے۔ میں وضاحت کے لیے ایک مثال پیش کرتا ہوں۔
مولانا انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں: والسواک سنۃ و اعتقاد سنیتہ فرض (لانہ ثبت متواترا بانحاد التواتر) وتحصیل علمہا سنۃ و جحودھا کفر۔ (فیض الباری ص ۱/۷۱)
یعنی مسواک سنت ہے اور اس کے سنت ہونے کا عقیدہ رکھنا فرض ہے (کیونکہ یہ کئی طرح کے تواتر کے ساتھ متواتر ہے) اور

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اس کا علم حاصل کرنا سنت ہے اور اس کا انکار کفر ہے۔

مسواک کے سنت ہونے سے انکار کو علامہ کشمیری اس لیے کفر کہہ رہے ہیں کہ وہ سنتِ متواترہ کا انکار ہے۔ تو جو لوگ رفع الیدین کے سنت ہونے کے منکر ہیں سنتِ متواترہ کے منکر ہونے کی حیثیت سے ہمارا اور ان کا اختلاف فروعِ دین میں اختلاف ہوا یا اصولِ دین میں۔؟

قراءتِ فاتحہ

ب۔ "قراءتِ خلف الامام کرو یا نہ کرو" اگر بات صرف اتنی ہوتی تو شاید آپ کی مثال آپ کے موقف کے مطابق درست ہوتی۔ مگر جب اختلاف یہاں تک پہنچ جائے کہ ایک فریق یہ کہنے لگے کہ سورۃ فاتحہ نہ امام پر فرض ہے نہ مقتدی پر، نہ منفرد پر۔ قرآن کی کوئی آیت پڑھ لو نماز ہو جائے گی اور دوسرے فریق کو یہ اصرار ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ بتائیے کیا صحابہ میں یہ اختلاف تھا کہ کچھ صحابہ امام، منفرد، مقتدی کسی پر بھی فاتحہ فرض نہیں سمجھتے تھے اور کچھ اس کے بغیر نماز نہ ہونے کے قائل تھے تو پھر یہ اختلاف آپ کے مطابق کفر و اسلام کا اختلاف ہوا۔

کیا صحابہ میں مردوں کے سننے پر اختلاف تھا

ج: مردوں کے سننے نہ سننے کے متعلق صحابہ کرام میں کسی خاص موقعہ کے متعلق ہو سکتا ہے اختلاف ہو مگر یہ بات کہ مردہ ہر آنے والے کی ہر بات سنتا ہے اس میں بھی صحابہ کا اختلاف تھا، یہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

غلط اور بے دلیل ہے تو جو لوگ مردوں کے ہر بات کو سننے کے قائل ہیں ان سے ہمارا اختلاف تو فروعِ دین میں اختلاف نہ رہا۔

د:۔ معراج کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالیٰ کو نہ دیکھنے یا دل کے ساتھ دیکھنے کے متعلق تو صحابہ میں اختلاف ہو سکتا ہے مگر کیا صحابہ میں یہ بھی اختلاف تھا کہ کچھ کہتے تھے کہ نہیں دیکھا اور کچھ کہتے تھے کہ آنکھوں کے ساتھ دیکھا ہے۔ ہمیں معلوم نہیں ہو سکا۔ تو پھر جو لوگ آنکھوں کے ساتھ دیکھنا بیان کرتے ہیں بلکہ عرش پر جا بٹھاتے ہیں۔ یہ اختلاف فروعی ہو گا یا اصولی؟

۳۔ جن چیزوں کو آپ نے خود اصول دین تسلیم کیا ہے۔ مثلاً آپ نے مندرجہ ذیل عقائد کو کفر و شرک قرار دیا ہے۔

ا:۔ نبیوں، ولیوں (بزرگوں) کو عالم الغیب ماننا۔

ب۔ اپنی حاجتوں میں غیروں کو پکارنا۔

ج۔ ان سے نفع کی اُمید رکھنا اور ان کے ضرر سے ڈرنا۔

اور ان عقائد کے رکھنے والوں کو کافر و مشرک سمجھنے والوں کو اہل حق قرار دیا ہے۔

اب آپ دیانتداری سے فرمائیے کہ مندرجہ ذیل واقعات و عبارات کا عقیدہ رکھنے والے مسلمان اور موحد ہیں یا کافر و مشرک؟

ا:۔ اکابر دیوبند مولانا قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی اور مولانا اشرف علی تھانوی کے شیخ شاہ امداد اللہ مکی کا واقعہ

معراج میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنے پر اختلاف

کفر و شرک قرار دئے ہوئے مسائل اکابر دیوبند کی عبارتوں میں موجود

پہلی حکایت

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"کرامات امدادیہ" میں مذکور ہے کہ ان کے ایک مرید کسی بحری جہاز میں سفر کر رہے تھے کہ جہاز طوفان سے ٹکرا گیا۔ قریب تھا کہ موجوں کے ہولناک تصادم سے اس کے تختے پاش پاش ہو جائیں۔

اب اس کے بعد کا واقعہ خود راوی کی زبانی یہ ہے:

"انہوں نے جب دیکھا کہ اب مرنے کے سوا چارہ نہیں، اسی مایوسانہ حالت میں گھبرا کر اپنے پیر روشن ضمیر کی طرف خیال کیا اس وقت سے زیادہ اور کون سا وقت امداد کا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر اور کارساز مطلق ہے، اسی وقت آگبوٹ غرق سے نکل گیا اور تمام لوگوں کو نجات ملی۔

ادھر تو یہ قصہ پیش آیا۔ ادھر اگلے روز مخدوم جہاں اپنے خادم سے بولے ذرا میری کمر دباؤ، نہایت درد کرتی ہے۔ خادم نے دباتے دباتے پیراہن مبارک جو اٹھایا تو دیکھا کہ کمر چھلی ہوئی ہے اور اکثر جگہ سے کھال اتر گئی ہے۔ پوچھا حضرت یہ کیا بات ہے؟ کمر کیوں کر چھلی؟ فرمایا کچھ نہیں۔ پھر پوچھا۔ آپ خاموش رہے۔ تیسری مرتبہ دریافت کیا حضرت یہ تو کہیں رگڑ لگی ہے اور آپ تو کہیں تشریف بھی نہیں لے گئے۔ فرمایا ایک آگبوٹ ڈوبا جاتا تھا۔ اس میں ایک تمہارا دینی اور سلسلے کا بھائی تھا۔ اس کی گریہ زاری نے مجھے بے چین کر دیا۔ اور آگبوٹ کو کمر کا سہارا دے کر اوپر کو اٹھایا۔ جب آگے چلا، اور بندگانِ خدا کو نجات ملی، اسی سے چھل گئی ہوگی اور اسی وجہ سے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

درود ہے مگر اس کا ذکر نہ کرنا۔" (کرامات امدادیہ ص۱۸)

اس واقعہ میں بزرگوں کو عالم الغیب ماننا، اپنی حاجتوں میں غیروں کو پکارنا، ان سے نفع کی اُمید رکھنا اور پھر واقعی ان کا مدد کو پہنچنا سب کچھ موجود ہے۔ اور یہ بھی کہ جہاز غرق ہونے لگے تو اللہ تعالیٰ کی بجائے پیر روشن ضمیر کا خیال کرنا چاہیے۔

دوسری حکایت

۲- ارواح ثلثہ یعنی حکایات اولیاء جس کے مرتب مولانا اشرف علی تھانوی ہیں، میں مولانا قاسم نانوتوی کی روایت ہے۔ الفاظ یہ ہیں:

"خاں صاحب نے فرمایا کہ مولانا نانوتوی فرماتے تھے کہ شاہ عبدالرحیم صاحب ولائتی کے ایک مرید تھے جن کا نام عبداللہ خاں تھا، اور قوم کے راجپوت تھے اور حضرت کے خاص مریدوں میں تھے۔ ان کی حالت یہ تھی کہ اگر کسی کے گھر میں حمل ہوتا اور وہ تعویذ لینے آتا تو آپ فرما دیا کرتے تھے کہ تیرے گھر میں لڑکی ہوگی یا لڑکا۔ اور جو آپ بتلا دیتے تھے وہی ہوتا تھا۔"

(ارواح ثلثہ ص۱۵۰ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

گویا نانوتوی صاحب کے عقیدہ کے مطابق غیب کی پانچ چابیوں میں سے ایک چابی عبداللہ خاں کے پاس بھی تھی۔

تیسری حکایت

۳- حاجی دوست محمد خاں دہلوی مولانا رشید احمد گنگوہی کے ایک نہایت مخلص خادم تھے۔ ایک بار ان کی اہلیہ کی طبیعت سخت خراب ہو گئی۔ اب اس کے بعد کا واقعہ "تذکرۃ الرشید" کے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مصنف کی زبانی سُنیے۔ علالت کی سنگینی کا حال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"ہاتھ پاؤں کی نبضیں چھوٹ گئیں، غشی طاری ہو گئی اور تمام جسم ٹھنڈا ہو گیا۔ حاجی صاحب کو اہلیہ سے محبت زیادہ تھی۔ بے قرار ہو گئے۔ پاس آکر دیکھا تو حالت غیر تھی، صرف سینہ میں سانس چلتا ہوا محسوس ہوتا تھا۔ زندگی سے مایوس ہو گئے، رونے لگے اور سرہانے بیٹھ کر "یٰسین شریف" پڑھنی شروع کر دی۔ چند لمحے گزرے تھے کہ دفعتہً مریضہ نے آنکھیں کھول دیں اور ایک لمبا سانس لے کر پھر آنکھ بند کر لی۔ سب نے سمجھ لیا کہ اب وقت اخیر ہے۔ حاجی دوست محمد خاں اس حیرت ناک نگاہ کو دیکھ نہ سکے بے اختیار وہاں سے اُٹھے اور مراقب ہو کر حضرت امام ربانی کی طرف متوجہ ہوئے کہ وقت آگیا ہو تو خاتمہ بالخیر ہو اور زندگی باقی ہے تو یہ تکلیف جو متواتر تین دن سے ہو رہی ہے رفع ہو جائے۔ مراقبہ کرنا تھا کہ مریضہ نے آنکھیں کھول دیں اور باتیں کرنی شروع کر دیں۔ نبضیں ٹھکانے آگئیں اور افاقہ ہو گیا دو تین دن میں قوت بھی آگئی اور بالکل تندرست ہو گئیں۔

(تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۲۲۱)

گویا بیماری میں مایوسی ہو تو اللہ تعالیٰ کی بجائے مولانا رشید احمد گنگوہی کی طرف متوجہ ہو کر عرض معروض کی جاتی تھی۔ اور ایسا کرتے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہی بیماری غائب ہو جاتی۔ اس میں بھی بزرگوں کا علمِ غیب، ان سے مدد چاہنا اور ان کا مدد کرنا موجود ہے۔

۴۔ مولانا اشرف علی تھانوی کا سوانح نگار اشرف السوانح میں تھانوی صاحب کے پردادا محمد فرید صاحب کی وفات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

" کسی بارات میں تشریف لے جارہے تھے کہ ڈاکوؤں نے آکر بارات پر حملہ کیا۔ ان کے پاس کمان تھی اور تیر تھے۔ انہوں نے ڈاکوؤں پر دلیرانہ تیر برسانا شروع کیے چونکہ ڈاکوؤں کی تعداد کثیر تھی اور ادھر سے بے سروسامانی تھی۔ یہ مقابلہ میں شہید ہو گئے۔"

اس کے بعد کیا ہوا ؟۔

" شہادت کے بعد ایک عجیب واقعہ ہوا۔ شب کے وقت اپنے گھر مثل زندہ کے تشریف لاتے اور اپنے گھر والوں کو مٹھائی لا کر دی۔ اور فرمایا، اگر تم کسی سے ظاہر نہ کرو گے تو اس طرح سے روز آیا کریں گے۔ لیکن ان کے گھر کے لوگوں کو یہ اندیشہ ہوا کہ گھر والے جب بچوں کو مٹھائی کھاتے دیکھیں گے تو معلوم نہیں کیا شبہ کریں گے اس لیے ظاہر کر دیا اور آپ تشریف نہیں لاتے۔ یہ واقعہ خاندان میں مشہور ہے۔"

(اشرف السوانح ج ۱ ص ۱۲)

شہادت کے بعد زندوں کی طرح آنا ، مٹھائی لانا ، روزانہ آنے کا مشروط وعدہ کرنا، پھر قبر میں ہی جان لینا کہ اہل خانہ نے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

لوگوں کو بتا دیا ہے اور پھر نہ آنا، بزرگوں کے علم اور قدرت کے واضح نمونے ہیں۔

پانچویں حکایت

۵۔ علمائے دیوبند کے عقیدہ کا بہترین اظہار اس حکایت سے بھی ہوتا ہے جو ارواحِ ثلثہ میں حکایت ۲۴۶ کے عنوان سے لکھی ہے۔ سنیئے :

" حضرت عمِ محترم مولانا حبیب الرحمان مرحوم نے فرمایا کہ مولوی احمد حسن امروہی اور مولوی فخر الحسن گنگوہی میں باہم معاصرانہ چشمک تھی اور اس نے بعض حالات کی بنا پر ایک مخاصمۃ اور منازعۃ کی صورت اختیار کر لی اور مولوی محمود الحسن گو اصل جھگڑے میں شریک تھے نہ انہیں اس قسم کے امور سے دلچسپی تھی مگر صورتِ حال ایسی پیش آئی کہ مولانا بھی بجائے غیر جانبدار رہنے کے کسی ایک جانب جھک گئے اور یہ واقعہ کچھ طول پکڑ گیا۔ اسی دوران میں ایک دن علی الصبح بعد نمازِ فجر مولانا رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا محمود الحسن صاحب کو اپنے حجرہ میں بلایا (جو دار العلوم دیوبند میں ہے) مولانا حاضر ہوئے اور بند حجرہ کے کواڑ کھول کر اندر داخل ہوئے موسم سخت سردی کا تھا۔ مولانا رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، پہلے یہ میرا روئی کا لبادہ دیکھ لو۔ مولانا نے دیکھا تو تر تھا اور خوب بھیگ رہا تھا فرمایا کہ واقعہ یہ ہے کہ ابھی ابھی مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ جسدِ عنصری (ظاہری جسم) کے ساتھ میرے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

پاس تشریف لائے تھے جس سے میں ایک دم پسینہ پسینہ ہو گیا اور میرا لبادہ تر بتر ہو گیا۔ اور فرمایا کہ محمود حسن کو کہہ دو کہ وہ اس جھگڑے میں نہ پڑے، بس میں نے یہ کہنے کے لیے بلایا ہے مولانا محمود الحسن صاحبؒ نے عرض کیا کہ حضرت میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کرتا ہوں کہ اس کے بعد میں اس قصہ میں کچھ نہ بولوں گا۔"

(ارواحِ ثلثہ ص۲۲۳ شائع کردہ دار الاشاعت کراچی)

اس پر مولانا اشرف علی تھانوی حاشیہ چڑھاتے ہیں:

"یہ واقعہ روح کا تمثل تھا اور اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں، ایک یہ کہ جسد مثالی تھا مگر مشابہ جسد عنصری کے۔ دوسری یہ کہ روح نے خود عناصر میں تصرف کر کے جسدِ عنصری تیار کر لیا ہو۔"

(ص۲۲۲ ارواح ثلثہ)

اس واقعہ کو بیان کرنے والے ہیں قاری محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند،

بیان کرتے ہیں اپنے چچا مولانا حبیب الرحمان صاحب سے وہ بھی اپنے زمانے کے مہتمم دار العلوم دیوبند تھے۔ انہوں نے واقعہ بیان کیا مولانا رفیع الدین کا، وہ بھی اپنے زمانہ کے مہتمم دار العلوم دیوبند واقعہ سنایا گیا مولانا محمود الحسن کو جو صدر المدرسین دیوبند اور شیخ الہند سے ملقب ہیں۔ انہوں نے واقعہ سن کر اپنے شریکِ منازعہ ہونے سے توبہ کی۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ان سب حضرات کا عقیدہ یہی تھا کہ مُردے جسدِ عنصری کے ساتھ آتے ہیں۔ پچھلوں کی خبر رکھتے ہیں۔ ان کے جھگڑوں کو مٹانے کے لیے دخل بھی دیتے ہیں۔ اور جسدِ عنصری کے ساتھ آنے والے بھی بانی دیوبند مولانا قاسم نانوتوی اور حکیم الامت حضرت تھانوی نے رُوح میں یہ قوت بھی مان لی کہ وہ جب چاہے عناصر (مٹی پانی آگ ہوا) میں تصرف کر کے ایک جسم تیار کر لے۔

اب فرمائیے بزرگوں کا عالم الغیب ہونا، مصیبت کے وقت ان کا مدد کو آنا، اس سے نکلتا ہے یا نہیں ؟

ان پانچ حکایتوں میں سے دوسری اور پانچویں حکایت ارواحِ ثلاثہ سے ہے جو میرے پاس موجود ہے۔ باقی تین حوالے میں نے ایک نہایت معتبر مأخذ سے نقل کیے ہیں۔ اگر آپ ان حوالوں کو غلط کہیں تو سب اصل کتابیں مہیا ہو سکتی ہیں انشاءاللہ۔

اس بحث کے آخر میں تبلیغی جماعت کے لیے شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب کی تصنیف کردہ فضائل کی کتابوں کا مختصر سا ذکر ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ موجودہ تبلیغی جماعت نے اسے اپنا نصاب قرار دے رکھا ہے اور جماعت کے تعلیمی حلقوں میں بھی یہی پڑھی جاتی ہیں اور درس و وعظ کے موقعہ پر بھی قرآن مجید کی اردو تفسیر یا حدیث کے ترجمے کی بجائے یہی پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ عام طور پر جماعت کا کوئی مبلغ جب زبانی وعظ کرتا ہے تو کہتا ہے کہ کلمہ کے دو حصے ہیں پہلے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

حسبتہ کا معنی یہ ہے کہ اللہ سے سب کچھ ہو سکنے کا یقین اور غیر اللہ سے کچھ نہ ہو سکنے کا یقین۔

مگر آپ مندرجہ ذیل حکایات جو انہوں نے فضائلِ حج میں ذکر فرمائی ہیں کو پڑھیں اور دیانتداری سے بتائیں کہ کیا ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب سمجھا گیا ہے یا نہیں، ان کو حاجات میں پکارا گیا یا نہیں۔ انہیں نفع و ضرر پہنچانے والا بنایا گیا ہے یا نہیں؟۔

حکایت ۳: شیخ ابو الخیر اقطع فرماتے ہیں۔ میں ایک دفعہ مدینہ طیبہ حاضر ہوا اور پانچ دن ایسے گزر گئے کہ کھانے کو کچھ بھی نہ ملا کوئی چیز چکھنے کی بھی نوبت نہ آئی۔ میں قبر اطہر پر حاضر ہوا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضراتِ شیخین پر سلام عرض کر کے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آج رات کو حضورؐ کا مہمان بنوں گا۔ یہ عرض کر کے وہاں سے ہٹ کر منبر شریف کے پیچھے جا کر سو گیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں۔ دائیں جانب حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں اور بائیں جانب حضرت عمرؓ فاروق ہیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سامنے ہیں۔ حضرت علی نے مجھ کو بلایا اور فرمایا دیکھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ میں اٹھا تو آپؐ نے مجھے ایک روٹی مرحمت فرمائی میں نے آدھی کھائی اور جب میری آنکھ کھلی تو آدھی میرے ہاتھ میں تھی۔

(فضائلِ حج از مولانا زکریا ص ۱۲۸، مکتبہ اشرفیہ رائے ونڈ)

بھوک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض اور آپ کا روٹی عطا کرنا

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

حکایت نمبر ۲۳ میں بھی تقریباً یہی چیز بیان ہوئی ہے ص ۱۳۳
حکایت نمبر ۲۲ میں ہے کہ ایک صاحب نے بھوک سے تنگ آکر عشاء کے وقت قبر اطہر پہ حاضر ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ! بھوک ۔ چنانچہ آگئے اُن کے کھانے کا انتظام ہونے کا ذکر لکھا ہے ص ۱۳۳

ظاہر ہے کہ یہ حضرات جنہوں نے پانچ یا پانچ دن یا اس سے بھی زیادہ کئی دن تک بھوک کی سختی اٹھائی ۔ اللہ تعالیٰ سے تو مانگتے ہی ہی رہے ہوں گے مگر مشکل تبھی حل ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فوت ہونے کے باوجود ہزاروں من مٹی اور کئی دیواروں کے پیچھے سے فریاد سُن کر ان کی بھوک دور کرنے کا انتظام فرمایا ۔ اب کون عقیدت مند ہے جو حضرت شیخ الحدیث کی تحریر پڑھے اور پھر مدینہ میں بھوکا ہونے کی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد نہ کرے ۔

حکایت ۲۴ ص ۱۳۳ میں ہے کہ ایک بھوک کے ستائے ہوئے شخص کی درخواست پہ آپؐ نے ان کے ہاتھ میں چند درہم رکھ دیئے ہاتھ کھولا تو اس میں درہم رکھے ہوئے تھے ۔ مفصل واقعہ کتاب میں دیکھیں ۔

معلوم ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوال کرنے والوں کو بنفسِ نفیس درہم بھی عطا فرماتے ہیں ۔ کم از کم مدینہ میں تو آپؐ سے ہی سوال ہونا چاہیے ۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

حکایت نمبر ۱۳۔ سید احمد رفاعی مشہور اکابر صوفیہ میں سے ہیں۔ ان کا قصہ مشہور ہے کہ جب ۵۵۵ھ میں حج سے فارغ ہو کر زیارت کے لیے حاضر ہوئے اور قبرِ اطہر کے مقابل کھڑے ہوئے تو یہ دو شعر پڑھے ۔

فی حالة البعد روحی کنت ارسلها　　تقبل الارض عنی وهی نائبتی

وهذه دولة الاشباح قد حضرت　　فامدد یمینک کی تحظی بها شفتی

(ترجمہ) دوری کی حالت میں میں اپنی روح کو خدمتِ اقدس میں بھیجا کرتا تھا وہ میری نائب بن کر آستانہ مبارک چومتی تھی۔ اب جسموں کی حاضری کی باری آئی ہے۔ اپنا دستِ مبارک عطا کیجئے تاکہ میرے ہونٹ اس کو چومیں۔

اس پر قبر شریف سے دستِ مبارک باہر نکلا اور انہوں نے اس کو چوما (الحاوی للسیوطی) کہا جاتا ہے کہ اس وقت تقریباً نوے ہزار کا مجمع مسجدِ نبوی میں تھا جنہوں نے اس واقعہ کو دیکھا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کی زیارت کی، جن میں شیخ عبدالقادر جیلانی کا نام بھی لیا جاتا ہے۔ (البنیان المشید)

دیکھئے فضائلِ حج از مولانا زکریا ص ۱۳۱، ۱۳۰

معلوم ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی قدرت حاصل ہے کہ فوت ہونے کے باوجود جب چاہیں ہاتھ باہر نکال کر بوسہ کا شرف عطا فرمادیں۔ معلوم نہیں قرآن میں یہ آیت کیوں اتری ہے کہ انک میت وانهم میتون، ثم انکم یوم القیامة عند ربکم تختصمون۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

پھر لطف یہ کہ دیکھا تو ۹۰ ہزار نے مگر روایت انہی لفظوں سے ہے کہ کہا جاتا ہے۔ کہنے والے کا پتہ ہی نہیں کون ہے؟ اب یہ حکایت پڑھ کر کون مسلمان ہے جو سلام کہتے وقت یہ انتظار نہ رکھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ابھی نکلا اور ابھی بوسہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ حکایت ۱۴ و ۱۵ میں کانوں کے ساتھ قبر سے وعلیکم السلام کی آواز سننے کا واقعہ بیان کیا ہے۔ (دیکھئے ص ۱۳۱)

ایک عورت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد اور ایسے ستانے والوں کی موت

حکایت نمبر ۱۶ یوسف بن علی کہتے ہیں کہ ایک ہاشمی عورت مدینہ طیبہ میں رہتی تھی اور بعض خدام اس کو ستایا کرتے تھے۔ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں فریاد لے کر حاضر ہوئی تو روضہ شریف سے آواز آئی۔ اما لک فی اسوۃ فاصبری کما صبرت او نحو ھذا۔ "کیا تیرے لیے میرے اتباع میں رغبت نہیں جس طرح میں نے صبر کیا تو بھی صبر کر۔" وہ عورت کہتی ہیں کہ اس آواز کے بعد جس قدر کوفت مجھے تھی وہ سب جاتی رہی اور وہ تینوں خادم جو مجھے ستایا کرتے تھے مر گئے (الحاوی)

(فضائل حج ص ۱۳۱)

معلوم ہوا کہ مدینہ میں اگر کوئی ستائے اس کی فریاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کی جائے تو آپ تسلی بھی دیتے ہیں اور دشمنوں کا بھی ستیاناس ہو جاتا ہے۔

یہ الگ بات ہے کہ وہ ہاشمی عورت کون تھی، سچی تھی یا جھوٹی۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ج - ان سے نفع کی اُمید رکھنا اور ان کے ضرر سے ڈرنا۔

اور یہ عقائد رکھنے والوں کو کافر و مشرک سمجھنے والوں کو اہلِ حق قرار دیا ہے۔

اب فیصلہ آپ کے ہاتھوں میں ہے کہ یہ حکایات لکھنے والے اور انہیں سچا سمجھنے والے اہلِ حق ہیں - یا اہلِ کُفر و شرک۔ اور ان کا اختلاف اصُولِ دین میں ہے یا فروعِ دین میں -

اللہ تعالیٰ حق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیں -

آپ فرماتے ہیں

اسی طرح چار اماموں میں کئی فروعی مسائل میں اختلاف تھا بتایئے آپ کس کو کافر کہیں گے یا یہ فرمایئے کہ آیت ولا تفرقوا، اس وقت نہیں تھی ۔

حقیقتِ حال

ائمہ کا اختلاف اور فرقہ بازی

چار اماموں بلکہ اُمّت کے بے شمار ائمہ کے درمیان اختلاف بے شک موجود تھا مگر الگ الگ فرقے انہوں نے نہیں بنائے تھے اس لیے وہ وَلَا تفرقوا ، کی زد میں نہیں آتے - دین کو ٹکڑے ٹکڑے تو ان لوگوں نے کیا جنہوں نے تقلید شخصی کو واجب قرار دیا اور حق و انصاف واضح ہونے کے باوجود امام کی غلط بات

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

پر اڑ گئے۔ اعتبار نہ ہو تو شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب صدر مدرس دار العلوم دیو بند کا فرمان ان کی تقریر ترمذی ص۳۹ پر دیکھ لیجیے۔ باب البیعان بالخیار کے تحت آخر میں فرماتے ہیں الحق والانصاف ان الترجیح للشافعی فی ہذہ المسئلۃ ونحن مقلدون یجب علینا تقلید امامنا ابی حنیفۃ۔ یعنی حق اور انصاف یہ ہے کہ اس مسئلہ میں ترجیح شافعی کے مسلک کو ہے اور ہم مقلد ہیں ہم پر ہمارے امام ابو حنیفہ کی تقلید واجب ہے۔

شیخ الہند کا حق تسلیم کرنے کے بعد انکار

اب بتائیے یہ اختلاف ائمہ میں تھا کہ حق واضح ہونے کے بعد بعض امام اسے مان لیتے تھے اور بعض کسی شخصیت کی آڑ لے کر حق وانصاف کا انکار کر دیتے تھے۔ کیا یہ اختلاف بھی فرعی ہے کہ حق وانصاف مان لینے کے بعد بھی انکار کر دیا جائے اور جب ہند کے شیخ کا یہ حال ہو اور وہ اپنی دھڑے بندی میں اتنا پختہ ہو کہ اس فعلِ شنیع کو واجب قرار دیتا ہو تو شاگردوں کا کیا حال ہوگا۔ ؎

اذا کان رب البیت بالطبل ضاربا\
فلا تلم الاولاد فیہ علی الرقص

(جب گھر کا مالک ہی ڈھول بجانا شروع کر دے تو اگر بچے رقص کرنے لگیں تو انہیں ملامت مت کرو)

اسی کا نتیجہ ہے کہ موجودہ سعودی حکومت سے پہلے عین حرم

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

میں چار مصلّے حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی قائم تھے۔ کیا ائمہ اربعہ اور صحابہ نے بھی عین حرم میں چار مصلّے بنائے تھے۔ معلوم ہوا قصور امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ، ابو حنیفہؒ کا نہیں ان کی تقلید کی بنا پر فرقے بنانے والوں کا ہے جنہوں نے ایک دینِ حق کو چار مذہب بنا کر دینِ نبیؐ میں رخنے ڈال دیے۔ ولنعم ما قیل ؎

دینِ حق را چار مذہب ساختند
رخنہ در دینِ نبی انداختند

آپ فرماتے ہیں

میرے عزیز! اخیر میں آپ سے عرض ہے کہ جاہل آدمی کو قطعاً یہ حق نہیں کہ قرآنی آیات کی تفسیر کرتے پھریں یا آیات کا مطلب دوسروں کو سمجھائیں۔ جس کو قرآن کا ترجمہ نہ آتا ہو وہ خاک تفسیر کرے گا۔

حقیقتِ حال

یہ واقعی درست ہے کہ جاہل کو ان قرآنی آیات کی تفسیر یا مطلب سمجھانے کا حق نہیں جن سے وہ جاہل ہے۔ لیکن اگر کسی شخص کو بعض آیات کا مطلب معلوم ہو بعض کا معلوم نہ ہو تو جو اسے معلوم ہے اس کا مطلب بھی کسی کو سمجھا سکتا ہے

کیوں صرف سند یافتہ عالم ہی کسی کو قرآنی آیات کا مطلب سمجھا سکتا ہے؟

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

یا نہیں۔ اگر آپ کہیں کہ جب تک تمام آیات کا مطلب معلوم نہ ہو کسی آیت کا مطلب بھی نہیں سمجھا سکتا تو کیا آپ کو تمام آیات کا مطلب معلوم ہے۔ علمائے دیوبند کو تمام آیات کا مطلب معلوم ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر آپ لوگوں کو بھی کوئی حق نہیں کہ لوگوں کو آیات کا مطلب سمجھاتے پھریں اور اگر حکم یہ ہے کہ بلّغوا عنی ولو آیۃ تو پھر ہر مسلمان کو جتنا معلوم ہو آگے پہنچانا اس پر فرض ہے۔

آپ فرماتے ہیں

آپ اپنے استاد سے کھڑے کھڑے دریافت کریں کہ قرآن میں کبدٌ کا لفظ آیا ہے اس کا معنی کیا ہے وہ کسی ترجمہ کے دیکھے بغیر آپ کو نہیں بتا سکے گا الخ

حقیقتِ حال

معلوم نہیں آپ کی مراد کون سا استاد ہے کیونکہ استاد کئی ہوتے ہیں۔ خیر آپ کی مراد کوئی خاص استاد ہو یا سب استاد ہوں آپ کی یہ تعلّی عالم الغیب ہونے کے دعوے کے مترادف ہے کہ آپ کو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ استاد کو سارے قرآن میں سے خاص طور پر لفظ کبدٌ کا معنی ترجمہ دیکھنے کے بغیر نہیں آتے گا۔ اللہ سے ڈریں جہاں تک راقم الحروف کا تعلق ہے آپ کی تحریر پڑھتے وقت

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کسی ترجمہ کو دیکھنے کے بغیر اللہ کے فضل سے کم از کم اس لفظ کا معنی ضرور معلوم تھا اور وہ ہے "مشقت" اور میں نے اب تک اس لفظ کا ترجمہ قرآن سے نہیں دیکھا۔

آپ فرماتے ہیں

رفع یدین چھوڑنے کی بہت سی روایات ہے۔ ایک عبداللہ بن مسعود کی روایت ہے الا اصلی بکم صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی فلم یرفع یدیہ الا فی اول مرۃ۔ صححہ ابن حزم وقال الترمذی حدیث ابن مسعود حدیث حسن۔ مطلب یہ ہے کہ ابن مسعود نے صحابہ کی مجمع میں یہ بات کہی کہ آپ سوی تکبیر تحریمہ کے اپنے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے اور کسی نے اس کی تردید نہیں کی، اس کے نقل کرنے والے ترمذی ہے اور ابن حزم ہے۔

حقیقت حال

اس عبارت میں کئی چیزیں قابل غور ہیں:۔

ترک رفع الیدین کی روایات

۱۔ آپ نے فرمایا ہے "رفع یدین چھوڑنے کی بہت سی روایات ہیں" لیکن رفع یدین کرنے کی روایات جو تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں ان کے متعلق آپ نے کچھ نہیں فرمایا۔ یہی فرقہ پرستی کا تلخ ثمر ہے کہ آپ نے زیر تبصرہ کتاب "الاسلام اور مذہبی فرقے" میں

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

رفع یدین کے ثبوت کی بہت سی احادیث پڑھنے کے باوجود ان کا ذکر ہی گول کر دیا ہے ع حفظت شیئا و غابت عنک اشیاء،
آپ واضح طور پر فرمائیں کہ وہ احادیث ثابت ہی نہیں یا آپ کے نزدیک عبداللہ بن مسعود کی حدیث سے منسوخ ہیں۔ پھر مزید اس موضوع پر بات ہوگی۔

۲۔ آپ نے حدیث لکھ کر جو مطلب بیان کیا ہے فرمائیے مندرجہ ذیل الفاظ کن لفظوں کا مطلب ہیں ؟

ا۔ "ابن مسعودؓ نے صحابہ کے مجمع میں یہ بات کہی"۔ صحابہ کا مجمع آپ نے کس لفظ سے نکالا ہے :۔

ب۔ پھر آپ نے مطلب بیان کرتے ہوئے روایت کو ابن مسعود کی قولی روایت بنا دیا ہے۔ حالانکہ نقل آپ نے فعلی روایت کی ہے اور مطلب قولی روایت کا بیان کیا ہے جو نقل نہیں کی۔ اگرچہ ثابت دونوں ہی نہیں۔

ج۔ پھر آپ فرماتے ہیں "کسی نے اس کی تردید نہیں کی"، یہ کس لفظ کا مطلب ہے یا صرف زورِ خطابت ہے ؟ روایت کے الفاظ میں تو نہ کسی کے تائید کرنے کا ذکر ہے نہ تردید کرنے کا۔

۳۔ آپ نے رفع یدین چھوڑنے کی بہت سی روایات ہونے کے دعوے کے باوجود صرف ایک مرفوع روایت ذکر کی ہے معلوم ہوتا ہے باقی روایات پر آپ کو بھی اعتماد نہیں ورنہ آگے افعالِ صحابہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ذکر نہ کرتے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ترکِ رفع الیدین کی ایک روایت بھی ثابت نہیں، سب سے اچھی یہی روایت ہو سکتی ہے جو آپ نے نقل کی مگر اس کا حال یہ ہے کہ بہت سے جلیل القدر محدث اسے ثابت نہیں مانتے۔

وقال الحافظ فی التلخیص: وھذا الحدیث حسنہ الترمذی وصححہ ابن حزم وقال ابن المبارک: لم یثبت عندی وقال ابن ابی حاتم عن ابیہ: ھذا حدیث خطأ وقال احمد بن حنبل وشیخہ یحیی بن آدم: ھو ضعیف۔ نقلہ البخاری عنھما وتابعھما علی ذالک وقال ابوداؤد لیس ھو بصحیح وقال الدارقطنی: لم یثبت وقال ابن حبان فی الصلوٰۃ: ھذا احسن خبر روی لاھل الکوفۃ فی نفی رفع الیدین عند الرکوع وعند الرفع منہ وھو فی الحقیقۃ اضعف شیئ یعول علیہ لان لہ عللا تبطلہ! (التحفۃ الاحوذی ص ۲۲۰ ج ۱)

مطلب یہ ہے کہ حافظ ابن حجرؒ تلخیص میں لکھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی اس روایت کو امام ترمذیؒ نے حسن اور ابن حزمؒ نے صحیح کہا اور عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ وہ میرے ہاں ثابت نہیں اور ابو حاتمؒ کہتے ہیں یہ روایت خطا ہے اور امام احمد بن حنبلؒ اور ان کے استاد یحیٰی بن آدمؒ دونوں فرماتے ہیں۔ وہ روایت ضعیف ہے۔ امام بخاریؒ نے ان دونوں بزرگوں کا یہ فیصلہ ان دونوں

ترکِ رفع الیدین کی روایت کا ضعیف ہونا

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سے نقل فرمایا اور اس فیصلہ پر ان دونوں کی متابعت وموافقت کی اور امام ابوداؤدؒ فرماتے ہیں وہ روایت صحیح نہیں اور دارقطنیؒ فرماتے ہیں وہ ثابت نہیں۔ اور ابن حبانؒ کہتے ہیں کوفیوں کے لیے نماز میں رکوع جاتے اور اس سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کی نفی میں جتنی روایات ہیں ان میں یہ روایت سب سے اچھی ہے اور در حقیقت وہ سب سے کمزور شے ہے کیونکہ اس میں کئی علتیں ہیں جو اسے باطل ٹھہراتی ہیں۔

حافظ ابن القیمؒ تہذیب السنن میں لکھتے ہیں، وضعفہ الدارمی والدارقطنی والبیھقی، اور اس روایت کو امام دارمیؒ، امام دارقطنیؒ اور امام بیہقیؒ نے ضعیف کہا۔

نیز مرعاۃ المفاتیح میں ہے، وقال البزار: لا یثبت ولا یحتج بمثلہ وقال ابن عبد البر: ھو من آثار معلولۃ ضعیفۃ عند اھل العلم، (ج ۲ ص ۳۲۳)

حافظ بزارؒ فرماتے ہیں۔ وہ ثابت نہیں اور نہ ہی اس جیسی روایات سے دلیل پکڑی جا سکتی ہے اور حافظ ابن عبد البرؒ فرماتے ہیں وہ اہل علم کے نزدیک معلول اور ضعیف روایات سے ہے۔

تو محترم اس روایت کو غیر ثابت قرار دینے والے بہت سے محدثین میں سے یہ بارہ امام یاد رکھیے۔

۱- امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد رشید عبد اللہ بن مبارکؒ، ۲- حضرت امام

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

احمد بن حنبلؒ، ۳۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے شیخ حضرت یحییٰ بن آدمؒ ۴۔ حضرت امام بخاریؒ، ۵۔ امام ابوداؤدؒ، ۶۔ امام ابوحاتمؒ، ۷۔ حافظ دارقطنیؒ، ۸۔ حافظ ابن حبانؒ، ۹۔ امام دارمیؒ، ۱۰۔ امام بیہقیؒ، ۱۱۔ حافظ بزار، ۱۲۔ اور حافظ ابن عبدالبرؒ۔

ان کے مقابلے میں دو شخص آپ نے ذکر فرمائے ہیں ۱۔ امام ترمذیؒ، ۲۔ ابن حزمؒ۔

امام ترمذیؒ کے حدیث کو حسن کہنے کا تو کوئی اعتبار ہی نہیں کیونکہ وہ حدیث ضعیف کو بھی حسن کہہ دیتے ہیں۔ اگر آپ کو انکار ہو تو لکھیں میں انشاء اللہ العزیز با حوالہ تفصیل لکھ دوں گا۔ امام ترمذی کا حدیث کو حسن کہنے میں تساہل محدثین کے ہاں مشہور ہے اور جب اتنے بڑے بڑے محدثین کے مقابلہ میں حسن کہیں تو خود ہی اندازہ لگا لیں۔

رہے ابن حزم تو کیا ان کی تصحیح کی وجہ سے آپ نے رفع الیدین ترک کی ہے؟ کیا ابن حزم نے ان علتوں کا کوئی جواب دیا ہے جو مندرجہ بالا محدثین خصوصاً امام بخاریؒ اور ابوحاتمؒ نے اس روایت میں بیان کی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان اساطینِ فن کے مقابلے میں ابن حزم کے صحیح کہنے کا کوئی اعتبار نہیں۔

اب دیکھئے ایک طرف متفق علیہ صحیح متواتر احادیث ثبوتِ رفع الیدین کی موجود ہیں اور ایک طرف غیر ثابت روایات ترکِ رفع یدین کی یا زیادہ سے زیادہ ایک روایت جو مختلف فیہ ہے۔ کیا ان

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

غیر ثابت روایات کے ساتھ متفق علیہ صحیح متواتر احادیث کو ترک کرنا انصاف ہے؟

آپ فرماتے ہیں

دوسری اسود کی روایت ہے دائیت عمر الی الخ مطلب یہ ہے کہ میں نے حضرت عمر کو دیکھا کہ وہ تحریمہ میں ہاتھ اُٹھاتے تھے پھر نہیں اُٹھاتے تھے آخر تک۔

حقیقتِ حال

آپ لوگوں کے نزدیک دلیلیں چار ہیں۔ کتاب، سنّت، اجماع، قیاس۔

کیا صحابہ کرام کے اقوال شرعی حجت ہیں

فرمائیے صحابہ کے یہ افعال اگر ثابت بھی ہوں تو کتاب ہیں یا سنّت یا اجماع یا قیاس؟ اور اگر آپ اصرار کریں کہ صحابہ کے اقوال وافعال بھی حجت ہیں تو پھر اپنی اُصولِ فقہ میں ترمیم کر دیجیے کہ دلائل شرع پانچ ہیں۔ کتاب۔ سنّت، اجماع، قیاس، اقوال وافعالِ صحابہ۔

چونکہ یہ چیز دلیل کے طور پر پیش ہی نہیں کی جاسکتی اس لیے میں اس کے صحیح ثابت یا غیر ثابت ہونے پر بحث نہیں کرتا۔ اگرچہ اس کی بھی گنجائش ہے۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

آپ فرماتے ہیں

جن روایات میں رفع یدین کا حکم آیا ہے ان میں سے بعض کے اندر یہ بھی حکم ہے کہ سجدہ کرتے وقت بھی ہاتھ اٹھاؤ جیسا کہ نسائی کی روایت میں صاف موجود ہے ——— الی قولکم ——— اور آپ لوگ سجدہ کے وقت ہاتھ نہیں اٹھاتے۔ اب آپ جو جواب دیں گے وہی ہمارا جواب ہوگا۔

حقیقتِ حال

آپ نے جو فرمایا ہے کہ "جن روایات میں رفع یدین کا حکم آیا ہے ان میں سے بعض کے اندر یہ بھی حکم ہے کہ سجدہ کرتے وقت بھی اٹھاؤ" یہ حکم کسی روایت میں موجود ہی نہیں کہ آپ نے فرمایا ہو کہ "سجدہ کرتے وقت بھی ہاتھ اٹھاؤ" نسائی میں بھی نہیں۔ اللہ سے ڈرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان نہ باندھو۔ یا پھر اس روایت کے لفظ اور باب لکھو۔

نسائی میں سجدوں میں رفع یدین کا حکم دینے کی حدیث نہیں ہے

باقی رہی یہ بات کہ ہم سجدوں میں رفع یدین کیوں نہیں کرتے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ سجدوں میں رفع یدین کرنے کی ایک روایت بھی ثابت نہیں اور اس کے مقابلے میں صحیح بخاری کی ابن عمرؓ کی صریح حدیث موجود ہے کان لا یفعل ذالک فی السجود کہ آنحضرت

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

صلی اللہ علیہ وسلم سجدوں میں رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ اب میں نے تو یہ جواب دے دیا ہے کہ سجدوں والی رفع یدین ثابت نہیں۔ کیا آپ کا جواب بھی یہی ہے کہ رکوع جاتے اور اٹھتے وقت کی رفع یدین ثابت نہیں؟ صاف طور پر لکھئے۔

آپ فرماتے ہیں

آمین بالجہر۔ مسلم کی روایت میں ہے جب امام اللہ اکبر کہے تم بھی اللہ اکبر کہو۔ جب امام ولا الضالین کہے تم آمین کہو۔ اس روایت سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں ایک یہ کہ جس طرح تکبیر کا حکم ہے اور وہ خفی ہے تو آمین کا حکم بھی خفی پڑھنے کا ہے ورنہ پھر اللہ اکبر بھی مقتدی زور سے پڑھے۔

آمین بالجہر

حقیقتِ حال

اس روایت میں اللہ اکبر نہ آہستہ پڑھنے کا حکم ہے نہ زور سے پڑھنے کا۔ فرمایئے اس حدیث کے کون سے لفظ کا معنی ہے کہ اللہ اکبر آہستہ کہو۔ اللہ اکبر جو آہستہ کہی جاتی ہے تو وہ دوسرے دلائل کی بنا پر آہستہ کہی جاتی ہے۔ اگر آمین کے متعلق بھی دوسرے دلائل سے ثابت ہو جائے کہ آہستہ کہنی چاہیے تو ٹھیک ہے آہستہ کہہ لیں مگر آہستہ کہنا کسی دلیل سے ثابت نہیں۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

آپ فرماتے ہیں

دوسری بات یہ ہے کہ مقتدی الحمد نہیں پڑھے گا کیونکہ آپ ؐ نے فرمایا امام ولاالضالین کہے گا اور مقتدی آمین ۔

حقیقتِ حال

آپ ؐ کے فرمان کہ جب امام ولاالضالین کہے تو تم آمین کہو ،، کے کون سے لفظ کا مطلب ہے کہ امام آمین نہ کہے اور مقتدی ولاالضالین نہ کہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آہستہ آمین کہنا اور بقول شما تعلیم کے لیے بلند آواز سے آمین کہنا تو آپ نے خود تسلیم کیا ہے تو آپ ؐ نے پھر نعوذ باللہ اپنے فرمان کی خود ہی خلاف ورزی فرمائی کہ حکم یہ دیا کہ امام صرف ولاالضالین کہے آمین نہ کہے اور مقتدی صرف آمین کہے سورت فاتحہ نہ پڑھے ۔ اور پھر خود امام بن کر آمین بھی کہی ۔ سچ ہے دلیل نہ ہو تو کشیدہ ہی کی جاتی ہے ۔ خواہ ہوتی ہو یا نہ ہوتی ہو ۔

کیا مقتدی الحمد نہیں پڑھے گا؟

آپ فرماتے ہیں

ابوداؤد نے روایت نقل فرمائی کہ آپ ؐ ولاالضالین کے بعد سکتہ فرماتے تھے اسی طرح احمد دارقطنی نے بھی نقل کیا ہے ۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

حقیقت حال

ابوداؤد کی روایت جو آپ نے نقل کی ہے وہ صحیح نہیں۔ کیا آپ اسے صحیح سمجھتے ہیں۔ اور اگر صحیح سمجھتے ہیں تو کیا پوری حدیث پر آپ کا عمل ہے؟ سوچ سمجھ کر لکھیں۔

آپ فرماتے ہیں

ترمذی طیالسی اور حاکم مستدرک نے بھی ان الفاظ سے نقل کیا ہے "واخفی بہا صوتہ" یعنی آمین کو زور سے نہیں پڑھتے تھے۔

حقیقتِ حال

واخفی بہا صوتہ

طیالسی اور مستدرک حاکم تو میرے پاس اس وقت موجود نہیں، ترمذی موجود ہے۔ مگر آپ نے جو الفاظ ترمذی کی طرف منسوب کیے ہیں، "واخفی بہا صوتہ" وہ ترمذی میں نہیں ہیں۔ اللہ سے ڈریں حوالہ غلط نہ دیا کریں۔ اللہ بہتر جانتا ہے طیالسی اور مستدرک میں بھی ہیں یا نہیں۔ آپ کا نقل میں ثقہ نہ ہونا تو اس حوالہ سے اور سجدتین میں رفع یدین کے حکم کے حوالہ سے ثابت ہو چکا ہے۔ یاد رہے خفض بہا صوتہ اور اخفی بہا صوتہ کا مفہوم بالکل جدا جدا ہے خفضِ صوت اور چیز ہے اور اخفاءِ صوت دوسری چیز۔ ایک میں

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

آواز ہوتی ہے دوسری میں نہیں۔

آپ فرماتے ہیں

اور جن روایات میں زور سے آمین آیا ہے تو یہ جہر کبھی کبھی تعلیم کے لیے آپ فرماتے تھے جیسے حافظ ابن قیمؒ نے زاد المعاد میں تصریح فرمائی ہے کہ آمین پوشیدہ ہے البتہ تعلیم کے لیے جہر جائز ہے۔ اب ابن قیمؒ بھی کافر ہو گئے۔ العیاذ باللہ۔

حقیقتِ حال

ابن قیمؒ سے جو بات آپ نے نقل کی ہے اُسے دکھانا آپ کی ذمہ داری ہے۔ فرمایئے کون سے باب یا صفحے میں انہوں نے یہ فرمایا ہے۔ میں نے تو زاد المعاد میں متعلقہ مقام کھول کر دیکھا تو اس میں لکھا ہے:

فاذا فرغ من قرأۃ الفاتحۃ قال آمین فان کان یجھر بالقرأۃ رفع بھا صوتہ وقالھا من خلفہ۔ (زاد المعاد ص ۵۲/ج۱ مطبوعہ دار الکتاب بیروت) یعنی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فاتحہ پڑھ کر فارغ ہوتے تو آمین کہتے اگر جہر کے ساتھ قرأۃ کر رہے ہوتے تو آمین بلند آواز سے کہتے اور جو لوگ آپؐ کے پیچھے ہوتے وہ بھی آمین کہتے۔

بلکہ حافظ ابن قیمؒ نے تو اعلام الموقعین میں سنت محکمہ صحیحہ کو رد

کیا ابن القیم نے بلند آواز سے آمین کو تعلیم کے لیے قرار دیا ہے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سجدہ میں جاتے وقت پہلے ہاتھ رکھنے چاہئیں یا گھٹنے

کر نے کی مثالیں بیان کرتے ہوئے استشہادی مثال یہی بیان کی کہ کچھ لوگوں نے آمین بالجہر کی سنت محکمہ صحیحہ کو رد کر دیا ہے پھر پوری تفصیل سے مسئلہ بیان کیا ہے اور آمین بالجہر کے منکروں کو سنت محکمہ صحیحہ کو رد کرنے والے قرار دیا ہے۔ دیکھئے اعلام الموقعین ج ۲ ص ۴، ۵ طبع ہند۔ خدانہ کرے آپ نے ابن قیمؒ پر بھی بہتان ہی نہ باندھا ہو۔

آپ فرماتے ہیں

سجدہ میں جاتے وقت ہاتھ پہلے زمین پر نہ لگائیں بلکہ گھٹنے لگائیں اور حضرت ابوہریرہ کی حدیث میں جو آیا ہے کہ ہاتھ پہلے لگاؤ تو امام ترمذی نے اس کو ضعیف کہا ہے امام بخاری نے لکھا ہے اس کی سند متصل نہیں۔ ابن قیمؒ نے لکھا ہے کہ ابوہریرہ کی حدیث میں قلب ہے۔

حقیقتِ حال

ترمذی نے پوری سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ کی جو حدیث نقل کی ہے اسے بالکل ضعیف نہیں کہا۔ صرف عبداللہ بن سعید مقبری کے طریق کا حوالہ دے کر اس کے راوی عبداللہ بن سعید کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ضعیف روایت کو اس پوری سند کے ساتھ امام صاحب نے نقل ہی نہیں کیا۔ اب آپ کی ذمہ داری ہے کہ دکھائیں کہ ترمذی نے

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اس حدیث کو کہاں ضعیف لکھا ہے جسے انہوں نے پوری سند کے ساتھ ابوالزناد عن الاعرج عن ابی ہریرہ کے طریق سے روایت فرمایا ہے۔

اور آپ نے جو فرمایا ہے کہ امام بخاری نے لکھا ہے کہ اس کی سند متصل نہیں اس کا حوالہ بھی آپ کے ذمہ ہے کہ امام بخاری کے لفظ باحوالہ نقل فرمائیں تاکہ دیکھا جائے کہ اُن الفاظ کا یہی ترجمہ ہے کہ اس کی سند متصل نہیں؟

اور ابن قیمؒ نے قلب والی جو بات لکھی ہے وہ صحیح نہیں۔ اگر آپ صحیح سمجھتے ہوں تو دلائل بیان کریں انشاءاللہ حقیقت واضح کر دی جائے گی۔

آپ فرماتے ہیں

اسی طرح ابن عمر کی روایت ہے ہاتھ پہلے لگاؤ۔ اس کو بھی دار قطنی، بیہقی اور امام احمد بن حنبل نے ضعیف ٹھہرایا ہے۔ امام نسائی نے لکھا ہے حدیث منکر۔ ابوزرعہ نے لکھا ہے اس کی سند میں ابوحاتم ہے اور اس کا حافظہ خراب تھا۔ اور ابن حجر نے میزان میں یہی بات لکھی ہے۔

حقیقتِ حال

آپ جس کتاب پر تبصرہ کر رہے ہیں یعنی "الاسلام اور مذہبی فرقے"

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اس میں مصنف نے بخاری سے ان الفاظ کا ترجمہ نقل کیا ہے وقال نافع کان ابن عمر یضع یدیہ قبل رکبتیہ یعنی نافع فرماتے ہیں کہ ابن عمر ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھتے تھے۔ بخاری نے اسے جزم ویقین کے لفظ کے ساتھ بیان کیا ہے اگرچہ سند حذف کر دی ہے مگر دوسری کتابوں میں سند موجود ہے۔ مثلاً صحیح ابن خزیمہ وغیرہ۔

اب ایک روایت کے راوی بھی معتبر ہیں بخاری میں بھی وہ ہے آپ اس پر جرح نقل کرتے ہیں جس کی نہ وجہ اور علت بیان کی گئی ہے نہ ہی آپ نے حوالہ دیا ہے کہ ان ائمہ نے خاص اس حدیث کو کہاں ضعیف کہا ہے اور کیا وجہ بیان کی ہے۔ آپ وہ علتیں بیان فرمائیں حقیقت واضح کر دی جائے گی انشاءاللہ۔

ابوزرعہ کے ذمہ بات لگانا

ہاں ایک بات کا حوالہ ہم آپ سے ضرور طلب کریں گے جو آپ نے ابوزرعہ کے ذمہ لگائی ہے کہ انہوں نے لکھا ہے کہ اس کی سند میں ابوحاتم ہے اور اس کا حافظہ خراب تھا۔ اب آپ کی ذمہ داری ہے کہ بتائیں کہ ابوزرعہ نے کہاں کہا ہے کہ اس کی سند میں ابوحاتم ہے اور اس کا حافظہ خراب تھا۔ ہمیں تو اس کی کوئی سند ایسی نہیں ملی جس میں ابوحاتم ہو۔ بیچارے ابوزرعہ پر بھی یہ الزام ہی معلوم ہوتا ہے۔

میزان کو ابن حجر کی تصنیف قرار دینا

اور آخر میں آپ فرماتے ہیں ابن حجر نے میزان میں یہی بات لکھی ہے۔

فرمایئے ابن حجرؒ نے بھی "میزان" نامی کوئی کتاب لکھی ہے؟

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

یہ تو وہی معاملہ ہوا ؎

چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا

الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا

آپ فرماتے ہیں

گھٹنے پہلے رکھنے کی حدیث

امام ابوداؤد نے وائل بن حجر کی روایت نقل کی ہے جس میں ہے کہ گھٹنے پہلے لگاؤ۔

حقیقت حال

اس کی سند میں شریک کوفی ہے جن کا حافظہ قاضی بننے سے بعد خراب ہو گیا تھا۔ دیکھئے تقریب۔

آپ فرماتے ہیں

بعض احادیث پر عمل اور بعض ترک کا بہتان

آخر میں آپ سے سوال ہے کہ آپ سب احادیث پر عمل کرتے ہیں یا بعض پر۔ سب پر عمل آپ کر ہی نہیں سکتے کیونکہ بعض احادیث متعارض ہیں اور اگر بعض پر عمل کرتے ہیں تو پھر بعض پر دوسرے لوگ بھی عمل کرتے ہیں تو آپ کی خصوصیت کیا ہے کہ آپ تو اہلحدیث بن گئے اور دوسرے اہلِ کفر بن گئے۔

بایں عقل و دانش بباید گریست

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

حقیقتِ حال

یہ سوال اس سے پہلے ہم نے کسی مسلمان سے نہیں سنا ہمیشہ منکرینِ حدیث یا منکرینِ اسلام سے سنتے آئے ہیں کیونکہ مسلمان کے عقیدہ کی رُو سے احادیث میں تعارض ہو ہی نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا۔

اللہ کے کلام میں تعارض و اختلاف نہیں ہو سکتا اور یہی اس کی حقانیت کی دلیل ہے۔ تعارض کا ہونا باطل ہونے کی دلیل ہے۔ حدیث بھی چونکہ وحی ہے اس لیے اس میں تعارض ہو تو نعوذ باللہ وحی الٰہی میں تعارض لازم آتا ہے۔ آپ نے غور ہی نہیں کیا کہ کیا کہہ رہے ہیں۔ میں ائمہ محدثین کی کاوشوں کا ادنیٰ سا خوشہ چیں ہونے کی حیثیت سے آپ کو چیلنج کرتا ہوں کہ آپ وہ احادیث پیش کریں جن میں آپ کو تعارض نظر آتا ہے ان شاء اللہ آپ کو سمجھا دوں گا کہ تعارض نہیں فہم کا قصور ہے۔ ہاں غیر ثابت روایات کا احادیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونا ثابت ہی نہیں ان کے تعارض کو احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تعارض نہیں کہا جا سکتا۔

اب یہی سوال تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ آپ سے کیا جاتا ہے۔

"آخر میں آپ سے سوال ہے کہ آپ امام ابو حنیفہ کے تمام اقوال پر عمل کرتے ہیں یا بعض پر۔ سب پر آپ عمل کر ہی نہیں سکتے کیونکہ بہت

قاضی صاحب کی عبارت میں تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ ان کا اپنا سوال

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سے اقوال ابو حنیفہ متعارض ہیں۔ اور اگر بعض پر عمل کرتے ہیں تو پھر بعض پر دوسرے لوگ بھی عمل کرتے ہیں تو آپ کی خصوصیت کیا ہے کہ آپ تو پکے مذہبی بن گئے اور دوسرے لا مذہب۔

برین عقل و دانش بباید گریست

یاد رہے اس سوال میں وہ خرابی بھی نہیں جو آپ کے سوال میں تھی کیونکہ امام ابو حنیفہ پر وحی نہیں آتی تھی۔ ان کے اقوال میں تعارض ہو سکتا ہے اور رہے اگر آپ فرمائیں تو ان کے کلام میں تعارض کا ثبوت پیش کرنا میری ذمہ داری ہے انشاء اللہ۔

الحمد للہ بھائی صاحب کے کہنے پر میں نے اس نمبر ۲ کی حقیقت واضح کر دی ہے جو آپ نے ان کے کہنے پر بشیر احمد صاحب مسلم کی کتاب "الاسلام اور مذہبی فرقے" پر لکھا ہے۔ میری غرض اس سے یہی ہے کہ آپ کے سامنے، بھائی صاحب اور تمام پڑھنے والوں کے سامنے حق واضح ہو جائے۔ آپ اس کا جواب مجھے جمعہ کے دن مسجد طیبہ میں پہنچا سکتے ہیں یا ڈاک کے ذریعے رجسٹری کر کے جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ کے پتہ پر بھیج سکتے ہیں۔

راقم

عبدالسلام بھٹوی

خطیب مسجد طیبہ اہلحدیث وحدت کالونی

گوجرانوالہ

خط کا پتہ

عبدالسلام بھٹوی

مدرس جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مولانا قاضی حمید اللہ صاحب کی تحریر ۲

مکرمی مولانا صاحب السلام علیکم

میرے اور آپ کے درمیان جو شخص واسطہ بنا تھا۔ اس کا تو واسطہ فی العروض والثبوت بننا درکنار وہ تو واسطہ فی الاثبات بھی نہ بن سکا کیونکہ اس نے میرا پیغام آپ تک پہنچایا نہیں۔ میں نے ان سے عرض کیا تھا کہ میرا وقت معیاری ہے، اس میں تضعیف کا امکان نہیں، لہٰذا مولانا صاحب میرے سامنے تشریف لے آویں یا مجھے بلائیں۔ آپ سے بھی یہی عرض معروض ہے۔ دُور سے تیر مارنے کی کیا ضرورت ہے۔ والسلام

خویدم حمید اللہ

یہ خط ۵ محرم ۱۴۰۴ھ کو موصول ہوا۔

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عبدالسلام کی تحریر ۲

از عبدالسلام بخدمت مکرم جناب قاضی حمید اللہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کا خط مجھے کل ۵ محرم ۱۴۰۵ھ کو ملا۔ گزارش یہ ہے کہ آپ بھی جانتے ہیں کہ اس سے پہلے میری آپ سے کوئی راہ ورسم نہ تھی۔ نہ ملاقات ہوئی کسی جھگڑے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جسے حل کرنے کے لیے میں آپ کے پاس حاضر ہوں یا آپ کو آنے کی تکلیف دوں۔ بات تو صرف اتنی ہے کہ آپ نے اپنی مرضی سے ایک تحریر لکھی، اور اپنی مرضی سے ہی خالد صاحب کے ہاتھ جواب کے لیے میرے پاس بھیج دی۔ وہ بیچارہ نہ واسطہ فی العروض، نہ فی الثبوت، نہ فی الاثبات، وہ تو تحریر پہنچانے میں سفیرِ محض تھا۔ میں نے آپ کی تحریر غور سے پڑھی، اس میں بہت سی باتیں حق کے خلاف تھیں مثلاً اصول و فروع کی خود ساختہ تقسیم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت شدہ سنتوں کو غیر ثابت قرار دینے کی کوشش، اس کوشش میں کئی غلط حوالے اور آخر میں احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو متعارض قرار دے کر

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

جمیع احادیثِ رسول کو ناقابلِ عمل قرار دینا۔ میں نے اس کے جواب میں آپ سے ان باتوں کی وضاحت طلب کی۔ اور آپ کے پیش کردہ حوالوں کا ثبوت مانگا۔ اب فرمایئے اس میں کون سے مناظرہ کی ضرورت ہے جس کے لیے آپ مجھے للکار رہے ہیں کہ خود آجاؤ یا مجھے بلالو آپ سیدھے طریقے سے اپنی ہی لکھی ہوئی باتوں کا ثبوت پیش کریں۔

اور آپ نے جو لکھا ہے کہ "میرا وقت معیار ہے اس میں تضعیف کا امکان نہیں"، تو عرض یہ ہے کہ آپ کا وقت کب سے معیار بنا ہے۔ وہ تحریر لکھنے سے پہلے یا میرا جواب پہنچنے کے بعد۔ اگر پہلے ہی معیار تھا تو تحریر کے لیے کس طرح گنجائش نکل آئی اور اگر بعد میں معیار بنا تو یہ انصاف نہیں کہ اپنی بات لکھنے کے لیے تو وقت میں گنجائش نکال لی جائے مگر جب اس کا ثبوت طلب کیا جائے تو وقت معیار بن جائے۔ تلک اذا قسمۃ ضیزیٰ

اور یہ بھی فرمایئے کہ اگر آپ کا وقت معیار ہے تو آنے کے لیے کس طرح وقت نکالیں گے، اور بلا کر کس طرح گفتگو کریں گے۔ وہی گنجائش جو اس وقت نکالیں گے ابھی نکال کر اپنی لکھی ہوئی باتوں کا ثبوت لکھ بھیجیں اور وہی زورِ علم جو واسطہ فی الثبوت، فی العروض، فی الاثبات اور معیار وغیرہ کی اصطلاحات استعمال کرنے پر بلا ضرورت و بلا مناسبت صرف فرما رہے ہیں اپنی باتوں کا ثبوت لکھنے پر صرف فرمائیں۔ آپ یہ بات تصور سے بھی نکال دیں کہ میں تحریر کا بہترین

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

طریقہ چھوڑ کر آپ کے للکارنے پر جھگڑے کے لیے آپ کو بلاؤں گا یا خود آپ کے پاس آؤں گا۔ اگر آپ تحریر کو دُور سے تیر چلانا سمجھتے ہیں تو یہ تیر تو خود آپ نے پہلے چلایا ہے۔ فقط والسلام

عبدالسلام

مدرّس جامعہ محمدیہ و خطیب مسجد طیبہ
وحدت کالونی، گوجرانوالہ

۶ محرم ۱۴۰۵ھ